



## سوال

(48) نکاح سے پہلے فریقین کی شرائط

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام شرع دین متین اس مسئلے میں کہ اگر کوئی صاحبِ لپنے نکاح کے وقت مہر میں مبلغ بیس ہزار روپے دینا چاہتا ہے اور لڑکی والے ساتھ یہ شرط رکھیں کہ شادی کے بعد جب بھی اللہ رب العالمین آپ کو استطاعت دے تو لڑکی کو پانچ تولہ سونا بنا کر دیں گے۔ کیا یہ شرط از روئے قرآن و سنت صحیح ہے یا غلط ہے؟ مفصل جواب سے مطلع فرمائیں۔ (محمد نسیم سلفی پشاور)

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

قرآن مجید میں ہے کہ مدین والے (نیک شخص) نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا:

قَالَ ابْنُ اُرَيْدَانَ اُنْحَكَتْ اِحْدَى اَهْمَتِي بَاتِنِ عَلِيٍّ اَنْ تَأْخُذَنِي ثَانِي حَجَّ

"میں چاہتا ہوں کہ دو ہججوں میں سے ایک کا نکاح تمہارے ساتھ کر دوں۔ بشرطیکہ تم آٹھ سال میری خدمت کرو۔ (القصص: 27)

اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ لڑکی کے ولی کو نکاح کی شرائط کا اختیار حاصل ہے۔

نیز ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا تَرَضَيْتُمْ بِهِ مِنْ بَعْدِ الرِّبَاةِ... ۲۴ ... سورة النساء

"اور تم پر کوئی گناہ نہیں اس میں جس پر تم مقرر کئے ہوئے حق مہر کے بعد باہم راضی ہو جاؤ۔" (النساء: 24)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"إن أحق الشروط أن توفوا به ما استحلتم به الفروج"



"تم پر یہ ضروری ہے کہ وہ شرطیں پوری کرو۔ جن کے ساتھ تم نے نکاح کئے ہیں۔" (صحیح بخاری 5151 باب الشروط فی النکاح)

اس حدیث سے بھی ثابت ہوا کہ نکاح میں جائز شرطیں قائم کرنا جائز ہے اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی ترویج بھی اسی پر دلالت کرتی ہے۔ سوال۔ مذکور کی شرط میرے علم کے مطابق نہ کسی آیت کے خلاف ہے اور نہ کسی حدیث کے خلاف ہے لہذا قرآن و حدیث کی رو سے بالکل جائز ہے۔ یہ علیحدہ مسئلہ ہے کہ شادی کرنے والے مرد یا اس کے رشتہ داروں اور دوستوں کو یہ شرط منظور ہے یا نہیں؟ اور اگر منظور نہیں تو ہو سکتا ہے کہ نکاح ہی رہ جائے۔ بہتر یہ ہے کہ فریقین آپس میں صلح صفائی سے معاملہ طے کر لیں اور اسی میں خیر ہے۔ وما علینا الا البلاغ۔ (4/اپریل 2011ء)

حذا ما عندي والله أعلم بالصواب

## فتاویٰ علمیہ

جلد 3۔ نکاح و طلاق کے مسائل۔ صفحہ 160

محدث فتویٰ